سورة الاعراف

آيات ٢٦ - ٣٢

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ
ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ
قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾
وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِيْمُوْا
وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ ﴿۲۹﴾
فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ
لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ - اے اولاد آدم

اصل میں بَنِین تھا، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا (بیٹے، اولاد)

قَدْ اَنْزَلْنَا - یقیناً ہم نے اتارا ہے

عَلَيْكُمْ لِبَاسًا - تم پر (ایک ایسا) لباس جو

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ - چھپاتا ہے تمہارے ستروں کو

وَارَى يُوَارِي ، مُوَارَاةً (III) چھپانا، پوشیدہ رکھنا

سَوْءَات ، سَوْءَة کی جمع (شرم گاہ، ستر)

وَرِيْشًا - اور زیبائش ہوتے ہوئے

رِيْش ، رِيْشَةٌ کی جمع

رِيْش۔ پرندوں کے پر (جو پرندوں کی زینت ہیں) آرائش وزیبائش کی کوئی بھی چیز

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى - اور تقوی کا لباس

ذٰلِكَ خَيْرٌ - وہ (تو) سب سے بہت رہے

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ - یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ - شائد وہ لوگ نصیحت پکڑیں

لَعَلَّ شاید (غالب امکان کے لیے)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ
خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اے اولاد آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں

0 Children of Adam! Indeed We have sent down to you a garment which covers your shame and provides protection and adornment. But the finest of all is the garment of piety. That is one of the signs of Allah so that they may take heed.

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

لباس ذریعہ زینت و عزت

- یہاں قصہ آدم و ابلیس جو گذشتہ آیات میں بیان ہوا ہے اس کی ایک خاص جہت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے
- اہل عرب کی اپنی زندگی سے ایک شیطانی اغوا کی نشاندہی کی گئی ہے
- اہل عرب لباس کو صرف زینت اور موسمی اثرات سے جسم کی حفاظت کے لیے استعمال کرتے تھے، اور ان کے نزدیک لباس کی سب سے بنیادی غرض، یعنی جسم کے قابل شرم حصّوں کی پردہ پوشی کی کوئی اہمیت نہ تھی

(اس کے مظاہر مثلًا اپنا ستر دوسروں کے سامنے کھول دینا، برہنہ منظر عام پر نہالینا، راہ چلتے قضائے حاجت کے لیے بیٹھ جانا، حتیٰ کہ برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا تو ان کے نزدیک بڑی نیکی کا کام تھا)

- اس حوالے سے تمام بنی آدم کو خطاب کرنا معنی خیز ہے اور یہ اس لیے کہ دنیا کی اکثر قومیں اس بے حیائی میں مبتلا رہی ہیں اور شیطان نے انہیں یہ دھوکہ دے کر اس راستے پہ چلایا کہ یہ ایک نیکی کا کام ہے (جیسے اہل عرب کو کہ یہ دنیاوی کپڑے پہن کر جن سے گناہ کئے جاتے ہیں طواف نہیں کرنا چاہیے) یا پھر انہیں اس کام کو تہذیب کا ایک برتر مظہر قرار دے کر (جیسے موجودہ جدید تہذیب کو اسی دھوکے سے اغوا کیا)
- آج عریانیت کا جائزہ لیں تو یہی دو اہم وجوہات سامنے آئیں گی، راہبانہ تصور یا جدت کا خمار- یہاں پہ ان دونوں تصورات کی نفی کی گئی ہے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

- لباس کا بنیادی وصف ستر پوشی بتایا گیا ہے یعنی لباس ایسا ہو جو شرم کی جگہوں کو ڈھانپ دے
- دوسرا وصف، زیب و زینت بتایا یعنی لباس ایسا ہونا چاہیے جو موسم کی شدت سے بھی حفاظت کرے اور انسانی شخصیت، انسانی وقار میں اضافے کا باعث بھی بنے۔
- قرآن کریم نے لباس کو زینت قرار دے کر اس راہبانہ اور جوگیانہ تصور کی نفی کی ہے جو لباس کو ایک آلائش اور عریانی یا نیم عریانی کو مذہبی تقدس کا درجہ دیتا ہے
- ساتھ ساتھ اس تصور کی بھی نفی کی گئ ہے کہ انسان نے آہستہ آہستہ ارتقائی منازل طے کر کے لباس کو اپنایا ہے۔ یہاں بتایا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کی فطرت پر لباس کا الہام کیا اور اس کی طبیعت میں شرم و حیا کو اس حد تک راسخ کر دیا کہ جیسے ہی شیطان نے اس کو بے لباس کیا تو وہ سراسیمہ ہو کر رہ گیا اور شرم کے مارے اس نے اپنے آپ کو پتوں سے ڈھانپنے کی کوشش کی
- تیسرا وصف، لباس کا یہ کہ اسے لباس تقویٰ ہونا چاہیے، اور یہی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ ایک تو وہ پہننے اور نظر آنے والا لباس ہے لیکن ایک لباس وہ ہے جو انسان کی اندر کی شخصیت کو پہنایا جاتا ہے۔ یہ لباس خشیت الٰہی، شرم و حیا اور احساس عبدیت سے عبارت ہے، اسی سے انسان کے اندر خوفِ خدا وجود میں آتا ہے، اگر انسان کی اندرونی شخصیت کو یہ لباسِ تقویٰ نصیب نہ ہو تو باہر کی شخصیت چاہے کیسے ہی زرق برق لباسوں میں ملبوس ہو حقیقت میں وہ ننگا ہی رہے گا، یہ لباسِ تقویٰ (انسان کے اندر کا شرم و حیا) ہی ہے جو باہر کے لباس کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔

يٰبَنِىٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

- لباس تقویٰ سے باہر کا لباس خاص شکل اختیار کرتا ہے اور انسانی احساسات بھی خاص قالب میں ڈھلنے لگتے ہیں اس لیے شریعت نے اس کو علی الاطلاق نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اس حوالے سے بھی راہنمائی عطا فرمائی ہے
- لباسِ تقوی کی رہنمائی:

← شریعت نے کسی خاص قسم اور خاص وضع کے لباس کا پابند نہیں کیا ہے؛ البتہ ایسے اصول اور احکام دے دئے ہیں جن کی ہر زمانے میں اور ہر جگہ میں سہولت اور پابندی کی جاسکتی ہے

← اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود کی پابندی کے ساتھ ہر طرح کا معمولی یا قیمتی لباس پہنا جاسکتا ہے اور یہ ہر علاقے اور ہر زمانے کے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ شرعی حدود میں احکام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا پسندیدہ لباس استعمال کریں

← لباس تقویٰ وہ ہے جو پوری طرح ساتر ہو، زینت میں بھی حد سے بڑھا ہوا یا آدمی کی حیثیت سے گرا ہوا نہ ہو

← اس لباس میں فخر و غرور اور تکبر و ریا اور دوسروں کی تحقیر کا کوئی شائبہ نہ ہو (اگر انسان کے اندر عمدہ لباس کی وجہ سے تکبر اور عُجب پیدا ہونے لگے تو یہ لباس اباحت سے نکل کر کراہت کی حدود میں داخل ہو جائے گا)

← میلا کچیلا نہ ہو جس سے آدمی بے وقار و بے سلیقہ معلوم ہو۔ (مشکوۃ: ۳۷۵)

← مردوں کے لیے ریشم کا لباس اور عورتوں کے لیے ایسا باریک لباس جس سے اعضائے بدن نظر آئیں پہننا جائز نہیں

يٰبَنِىٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ

يٰبَنِىٓ اٰدَمَ - اے اولادِ آدم

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ - نہ ہرگز فتنے میں ڈالے تمہیں شیطان

كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ - جیسے کہ اس نے نکالا تمہارے والدین کو

مِّنَ الْجَنَّةِ - جنت سے

يَنْزِعُ عَنْهُمَا -اس نے اُتروا دیئے ان دونوں سے

لِبَاسَهُمَا - ان دونوں کے لباس

لِيُرِيَهُمَا - تاکہ وہ دکھائے دونوں کو

سَوْاٰتِهِمَا - ان کے ستر

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا و فُتُونًا
فتنہ میں ڈالنا

اَبَوَى - اصل میں اَبَوَيْنِ تھا
اضافت کی وجہ سے ن گرگیا

نَزَعَ يَنْزِعُ ، نَزْعًا - چھین لینا، اتروانا، کھینچنا

اردو: نزع، تنازع، متنازع، متنازعہ

(ر أ ي)

أرَى يُرِي ، إرَاءَةً - دکھانا (IV)

رَأَى يَرَى ، رُؤيَةً - دیکھنا

اردو: رُویت، ریا، رؤیا (خواب)، مراۃ (آئینہ)، مرئی، غیر مرئی، رائے

إِنَّهُ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

إِنَّهُ يَرٰىكُمْ هُوَ - حقیقت یہ ہے کہ دیکھتا ہے تم لوگوں کو وہ

رَأَى يَرَى ، رُؤْيَةً - دیکھنا

وَقَبِيْلُهُ - اور اس کا قبیلہ

قَبِيْل - گروہ (اس کی جمع قُبُل)

مِنْ حَيْثُ - اس جگہ سے (جہاں)

لَا تَرَوْنَهُمْ - تم نہیں دیکھتے ان کو

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ - بیشک ہم نے بنایا شیطانوں کو

أَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ - دوست ان کے لیے جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ - ایمان نہیں لاتے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا
لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ
اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٧

اے بنی آدم، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اُسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیے تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے اِن شیاطین کو ہم نے اُن لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

Children of Adam! Let not Satan deceive you in the manner he deceived your parents out of Paradise, pulling off from them their clothing to reveal to them their shame. He and his host surely see you from whence you do not see them. We have made satans the guardians of those who do not believe. These verses bring into focus several important points.

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ

اولادِ آدم کو اللہ تعالیٰ کی یاددہانی

- اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو ابتداہی خبردار کردیا اور نصیحت کی کہ وہ شیطان کی چالوں کو سمجھیں اور اس کے وساوس سے گمراہ ہونے سے (اپنے آپ) کو بچائیں۔
- وہ اپنی وسوسہ اندازیوں سے پہلے لوگوں کو اس لباس تقوی و خشیت سے محروم کرتا ہے جو اللہ نے بنی آدم کے لیے اس ظاہری لباس کے ساتھ ایک باطنی کی حیثیت سے اتارا ہے، جب یہ باطنی جامہ اتر جاتا ہے تو وہ حیا ختم ہو جاتی ہے جو اس ظاہری لباس کی اصل محرک ہے۔ پھر یہ ظاہری لباس ایک بوجھ معلوم ہونے لگتا ہے۔ بے حیائی صنفی اعضا میں، جن کا چھپانا تقاضائے فطرت ہے، عریاں ہونے کے لیے تڑپ پیدا کرتی ہے

(جب حیا ختم ہو جاتا ہے تو پھر بے حیائی، فحاشی اور اباحیت کی کوئی حد نہیں - اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ)

- جن و شیاطین چونکہ غیر مرئی مخلوق ہیں اس لیے وہ ایسی ایسی جگہوں پر ہماری گھات میں بیٹھے ہوتے ہیں اور ایسے ایسے طور طریقوں سے حملہ آور ہوتے ہیں جس کا ہلکا سا اندازہ بھی ہم نہیں کر سکتے
- شیطان نے طرح طرح کے ابلیسی نظریات انسانوں کو دیئے تاکہ وہ لباس کی پابندیوں سے آزاد ہوسکے یا کم از کم اس کو غیر فطری سمجھے جس کے بعد عریانیت کا سفر آسان ہو جاتا ہے (لباس کو اپنانے کے بارے میں ارتقائی تصور، یا یہ تصور کہ انسانی جنسی اعضاء کوئی شرمگاہ یا ستر نہیں بلکہ محض صنفی اعضاء ہیں وغیرہ)
- انسانی معاشروں کی برہنگی اور بے حیائی، شیطان کے اغوا اور تسلط کی علامت ہے

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً - اور جب کبھی وہ کرتے ہیں کوئی بے حیائی

فَاحِشَة ۔ فَاحِش کی تانیث

بدکاری، بے حیائی، مذموم کام، سخت اور قبیح گناہ، ہر قسم کی اعتقادی و عملی بے ہودگی

قَالُوۡا وَجَدۡنَا - تو کہتے ہیں ہم نے پایا

عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا - اس پر اپنے اجداد کو

وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا - اور اللہ نے حکم دیا ہم کو اس کا

قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ - آپ کہہ دیجئے بیشک اللہ

لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ - نہیں حکم دیتا بے حیائیوں کا

اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ - کیا تم لوگ کہتے ہو اللہ پر

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ - وہ جو تم لوگ نہیں جانتے

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ
بِالۡفَحۡشَآءِ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۸

یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقے پر پایا ہے اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اِن سے کہو اللہ بے حیائی کا حکم کبھی تمہیں دیا کرتا کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے (وہ اللہ کی طرف سے ہیں)؟

And when such people commit an indecent act they say: 'We found our fathers doing that, and Allah has enjoined it on us. Say: 'Surely Allah never enjoins any indecency. Do you say things regarding Allah that you do not know?'

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا‌ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۸

قریش مکہ شیطان کے جال میں

- اولاد آدم کے ذکر کے ضمن میں یہاں قریش اور عربوں کا حال بطور خاص بیان، اندازہ کیجیے کہ کس طرح شیطان نے ان لوگوں کو فتنے کی نذر کیا اور بہکایا ہے اور کس طرح ان کو چکمہ دے کر اپنے جال میں پھنسالیا ہے
- یہ لوگ جب ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تو اس شرمناک فعل کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتے کہ ہم نے اپنے آباء واَجداد کو ایسے ہی کرتے دیکھا اور یقیناً اللہ ہی نے اس کا حکم دیا ہوگا (اسے مذہبی فعل سمجھ کر کرتے)
- لیکن وہ برہنگی کو (اپنی جبلت کی بناپر) اچھا نہیں سمجھتے تھے اور کسی محفل یا گھروالوں کے سامنے برہنہ ہونا پسند نہیں کرتے تھے، اس بات پہ استدلال کیا گیا ہے کہ جو کام فحش ہے اور جسے تم خود بھی جانتے اور مانتے ہو کہ فحش ہے اس کے متعلق تم یہ کیسے باور کرلیتے ہو کہ خدا نے اس کا حکم دیا ہوگا
- کسی بے حیائی، بے شرمی اور فحش کام کا حکم خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتا، اور اگر تمہارے مذہب میں ایسا حکم پایا جاتا ہے تو یہ اس بات کی صریح علامت ہے کہ تمہارا مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔
- آباء واجداد کا کوئی عمل، خاندانی رواج، برادری کے دستور ورسوم حق ہونے کی دلیل نہیں، حق کا معیار اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نظام شریعت ہے
- یہ آباء واجداد کی اندھی تقلید کی مذمت بھی ہے

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۗ وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝٢٩

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ - آپ کہیے حکم دیا میرے رب نے

بِالْقِسْطِ - انصاف کا

قِسْط - عدل ، قسط وہ حصہ جو انصاف کے ساتھ مل جائے، عدل کے ساتھ دوسروں کا حصہ دینا انصاف اور دوسروں کا حصہ لینا جور

وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ - اور (یہ کہ) تم سیدھا رکھو اپنے چہروں کو

وُجُوه - وَجه - کی جمع (چہرہ)

أقَامَ يُقِيْمُ ، إقَامَةً سیدھا کرنا / رکھنا، پورا کرنا (تمام شرائط کے ساتھ)

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - ہر سجدہ کرنے کے وقت پر

مَسْجِد سجدہ کرنے کی جگہ یا وقت

وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ - اور پکارو اس کو خالص کرنے والا ہوتے ہوئے

لَهُ الدِّيْنَ - اس کے لئے دین کو

كَمَا بَدَاَكُمْ - جیسے اس نے ابتدا کی تمہاری

بَدَأَ يَبْدَأُ ، بَدْءًا ابتدا کرنا

تَعُوْدُوْنَ - (ویسے ہی) تم لوگ لوٹو گے

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدًا واپس لوٹنا، دوبارہ آنا

فَرِيۡقًا هَدٰى وَ فَرِيۡقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ ‌ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝۳۰

فَرِيۡقًا هَدٰى - ایک فریق کو اس نے ہدایت دی

وَ فَرِيۡقًا حَقَّ - اور ایک فریق کو ثابت ہو گئی

حق - کثیر المانی لفظ

حق - صحیح، سچ، حق (right)، ٹھیک، ثابت، اصل، جائز، مناسب....

عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ - ان پر گمراہی

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا - بیشک انہوں نے بنایا

الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ - شیطانوں کو دوست

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کو چھوڑ کر

وَيَحۡسَبُوۡنَ - اس حال میں کہ وہ سمجھتے ہیں

حَسِبَ يَحْسَبُ ، حُسْبانًا - گمان کرنا، سمجھنا

اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ - کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں

مُهْتَدَ - ہدایت پانے والا - مُهْتَدُوْنَ جمع

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ
تَعُوْدُوْنَ ؕ۝۲۹ فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝۳۰

اے محمدؐ، ان سے کہو، میرے رب نے تو راستی و انصاف کا حکم دیا ہے، اور اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اُسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھ کر جس طرح اُس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے ، ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے، کیونکہ انہوں نے خدا کے بجائے شیاطین کو اپنا سرپرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں

Say to them (O Muhammad): 'My Lord enjoins justice; and that you set your faces aright at the time of every Prayer; and that you call upon Him, exclusively dedicating your faith to Him. You shall return to Him as you were created. A party He has guided to the Right Way, and for another party straying is justly its due for they have taken satans, rather than Allah, as their guardians, even though they think that they are rightly-guided.

محمد اقبال

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡهُ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ؕ﴿۲۹﴾

عبادت کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھنے کی ہدایت

○ اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ بدی اور برائی کے ارتکاب کا۔ برے اور قبیح کردار عدل و انصاف کے دائرے سے خارج ہیں۔ اس نے جس دین کی تعلیم دی ہے اس کے بنیادی اصول تو یہ ہیں :

← انسان اپنی زندگی کو عدل و راستی کی بنیاد پر قائم کرے (عقائد میں، اعمال میں، عبادات میں، اخلاق میں، معیشت میں، معاشرت میں، قانون میں، سیاست میں، غرض ہر شعبہ زندگی میں ٹھیک نقطہ عدل و اعتدال کا اہتمام کیا جائے)

← عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھے، یعنی خدا کے سوا کسی اور کی بندگی کا شائبہ تک اس کی عبادت میں نہ ہو،

← رہنمائی اور تائید و نصرت اور نگہبانی و حفاظت کے لیے خدا ہی سے دعا مانگے، مگر شرط یہ ہے کہ اس چیز کی دعا مانگنے والا آدمی پہلے اپنے دین کو خدا کے لیے خالص کر چکا ہو۔ قولاً و عملاً صرف اسی کے دین کے پابند کرتے ہوئے اور فرمان برادری میں خالص ہو کر، یہ نہ ہو کہ زندگی کا سارا نظام تو کفر و شرک اور معصیّت اور بندگی اغیار پر چلایا جا رہا ہو اور مدد خدا سے مانگی جائے کہ اے خدا، یہ بغاوت جو ہم تجھ سے کر رہے ہیں اس میں ہماری مدد فرما

← اور اس بات پر یقین رکھے کہ جس طرح اس دنیا میں وہ پیدا ہوا ہے اسی طرح ایک دوسرے عالم میں بھی اس کو پیدا کیا جائے گا اور اسے اپنے اعمال کا حساب خدا کو دینا ہوگا۔

فَرِيۡقًا هَدٰى وَفَرِيۡقًا حَقَّ عَلَيۡهِمُ الضَّلٰلَةُ‌ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝۳۰

لوگوں کی دو قسمیں - ہدایت یافتہ اور گمراہ

- انبیاء و مرسلین کی دعوت دینے کے نتیجے میں کچھ تو وہ ہیں جنہوں نے اپنے ارادہ و اختیار سے اس دعوت حق کو شرح صدر سے قبول کیا تو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہدایت پا گئے، اس لیے کہ ہدایت تو اسے ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے، حق کی تلاش میں جدوجہد کرے (اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ - الشوریٰ : ۱۳ اللہ اپنی طرف چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنی طرف راستہ اسے دیتا ہے جو رجوع کرے)
- کچھ بدقسمت لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اس سے رشتہ بندگی توڑ کر شیطانوں اور شیطان صفت نام نہاد انسانوں سے رشتہ ولایت و محبت جوڑ لیا اور یہ شیاطین ان کو انہی گمراہیوں میں پھنسائے ہوئے ہیں اور اپنے تئیں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں
- جب کوئی انسان یا کوئی گروہ اس حد تک اندھے پن کا شکار ہو جائے کہ اسے اندھیرے اور اجالے میں تمیز بھی نہ ہو سکے اور وہ صحیح اور غلط کو پہچاننے سے بالکل عاجز ہو جائے تو پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کبھی زبردستی ہدایت نہیں دیتا، یا جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے جوہر عقل سے کام نہیں لیتا اور اپنے فہم و شعور کو معطل کر کے رکھ دیتا ہے اور جو لوگ اس کو صحیح راستے کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ ان کو اپنا دشمن سمجھنے لگتا ہے تو ایک وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کے فہم و شعور کی طاقتیں اس سے سلب کر لیتا ہے اور پھر وہ ظاہری آنکھیں رکھتے ہوئے بھی دل کے نور سے محروم ہو جاتا ہے۔ دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ - اے اولاد آدم

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ - تم پکڑو اپنی زینت

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ - ہر سجدہ کرنے کے وقت پر

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا - اور کھاؤ اور پیو

وَلَا تُسْرِفُوْا - اور حد سے تجاوز مت کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ - بیشک وہ پسند نہیں کرتا

الْمُسْرِفِيْنَ - حد سے تجاوز کرنے والوں کو

زِيْنَت - سے مراد یہاں 'لباس' لیا گیا ہے
جس میں ستر پوشی بھی ہو اور زینت بھی

أسْرَفَ يُسْرِفُ ، إسْرَافًا - فضول خرچ کرنا (IV)

إسْرَاف - حدِ اعتدال سے آگے بڑھ جانا

جائز کاموں میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا

ضرورت جائز و یا ناجائز، اس پر بے دریغ خرچ
کرنے کے لیے لفظ تَبْذِير ہے

(إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

اے نبی آدم ! ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور
بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا

Children of Adam! Take your adornment at every time of Prayer; and eat and drink without going to excesses. For Allah does not like those who go to excess.

محمد اقبال

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١

عبادت اور لباس

- اس سورت میں تیسری مرتبہ لباس کا ذکر، اور تینوں مرتبہ بنی آدم کہہ کر خطاب۔ اس معلوم ہوا کہ لباس کا معاملہ پوری نوع انسانی سے متعلق ہے۔
- لیکن یہاں پہ چونکہ مخاطب اول قریش اور عرب تھے اس لیے یہ بلیغ انداز اختیار کیا گیا کہ تمام بنی آدم کو خطاب کرکے مخاطبین اول کو بھی بات احسن انداز میں پہنچا دی گئی
- یہاں پہ مفسرین نے زینت کا ترجمہ لباس کیا ہے (ننگا ہونے کے مقابلے میں لباس انسان کی زینت ہے)
- قرآن نے یہاں اس بدعت کی تصحیح فرمائی جو اہل عرب نے دورِ جاہلیت میں گھڑ لی تھی ، کعبہ کا ننگا طواف کرنے کی ، انھیں (اور دیگر تمام انسانوں کو بھی) یہ بتایا گیا کہ جب عبادت کرو (چاہے نماز ہو یا طواف) ، اللہ کی طرف سے اتاری ہوئی اس زینت (لباس) کے ساتھ کرو ، بے لباس عبادت کرنا کوئی عبادت نہیں
- اس کا مفہوم ثانی یہ بھی ہے کہ نماز کے وقت بہتر لباس زیب تن کرو ، جب اللہ کے حضور پیش ہو تو پورے اہتمام کے ساتھ آؤ ، اچھا اور صاف ستھرا لباس پہن کر آیا کرو ، سبطِ رسول ﷺ حضرت حسنؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ نماز کے وقت اپنا سب سے بہتر لباس پہنتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جمال کو پسند فرماتے ہیں اور میں اپنے رب کے لیے زینت و جمال اختیار کرتا ہوں اور اسی آیت کریمہ سے آپ استدلال فرماتے تھے
- عبادت اور نماز کے وقت ظاہری زینت اور خوبصورتی ، اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

حَرَّمَ يُحَرِّمُ ، تحریمًا ۔ حرام کرنا (II)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ ۔ آپ کہئے کس نے حرام کیا

زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ ۔ اللہ کی اس زینت کو جو

اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ۔ اس نے نکالی اپنے بندوں کے لیے

وَ الطَّيِّبٰتِ ۔ اور پاکیزہ چیزوں کو

مِنَ الرِّزْقِ ۔ رزق میں سے

قُلْ هِىَ ۔ آپ کہہ دیجیے یہ (چیزیں)

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ دنیوی زندگی میں

خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

خَالِصَةً - خالص ہوتے ہوئے

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن (بھی)

كَذٰلِكَ - اسی طرح (ان کے لئے ہوں گی)

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ - ہم کھول کھول کر بتاتے ہیں آیات کو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً (II)
کھول کر بیان کرنا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ
آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾

اے محمدؐ، ان سے کہو کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں
کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟ کہو، یہ
ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں، اور قیامت کے
روز تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی اِس طرح ہم اپنی باتیں صاف صاف بیان کرتے
ہیں اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھنے والے ہیں

Say (O Muhammad): 'Who has forbidden the adornment which Allah has brought forth for His creatures or the good things from among the means of sustenance? Say: 'These are for the enjoyment of the believers in this world, and shall be exclusively theirs on the Day of Resurrection. Thus do We clearly expound Our revelations for those who have knowledge.

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

ایک استفہام انکاری (An Accusative Question)

- یہ سوال تردید اور انکار کی نوعیت کا ہے۔ اور اس پورے نظریے کو زمین بوس کر دیتا ہے جو مشرکینِ مکہ و عرب نے عبادت کے تصور اور عبادت کی ادائیگی کے حوالے سے گھڑ رکھا تھا (کہ لباس/زینت کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کی جانی چاہیئے اور اسی وجہ سے وہ یہ کام برہنہ ہو کر سرانجام دیتے)
- یہ سوال رہبانیت، بھکشوؤں، ملنگوں اور تارک الدنیا فقیروں کے اس نظریے کو بھی بھرپور طور پر رد کرتا ہے جس کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کو اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں
- اللہ نے تو دنیا کی ساری زینتیں اور پاکیزہ چیزیں بندوں ہی کے لیے پیدا کی ہیں، اس لیے اللہ کا منشاء تو بہر حال یہ نہیں ہو سکتا کہ انھیں بندوں کے لیے حرم کر دے۔ اب اگر کوئی مذہب یا کوئی نظامِ اخلاق و معاشرت ایسا ہے جو انہیں حرام، یا قابلِ نفرت، یا ارتقائے روحانی میں سدِّ راہ قرار دیتا ہے تو اس کا یہ فعل خود ہی اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہے
- یہ اللہ کی طرف سے اس کی دی ہوئی پاکیزہ روزی، رزق، زیبائش اور زینت کو حرام قرار دینے والوں کی اللہ کی طرف سے سرزنش اور مذمت ہے
- دنیا میں تو یہ سب نعمتیں اللہ نے ہر کے استفادے کے لیے رکھی ہیں لیکن آخرت میں یہ صرف ایمان والوں کیلیئے

آیات 26 - 31

رکوع 3

- لباس بنی نوع انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے اپنی ستر پوشی کرے اور اس کے ذریعے سے اپنی زینت بھی (بہترین لباس تقوی کا لباس)
- بے حیائی، بے پردگی اور برہنگی کا اللہ کی عبادات سے کوئی تعلق نہیں، عبادات کے وقت تو اللہ نے لباس اور زینت کا حکم دیا ہے
- اولادِ آدم کو تنبیہ اور یاد دہانی کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن، اسی نے تمہارے والدین (آدم و حوا علیہما السلام) کو فتنے میں ڈالا اور انہیں اللہ کی نافرمانی پر راغب کیا، شیطان اور اس کا ٹولہ چاہتا ہے کہ انسان کو بے حیا اور عریاں کردے
- جو لوگ جان بوجھ کر حق سے گریز کرتے ہیں اور شیطان کو اپنا ولی اور دوست بناتے ہیں ان کے لیے ہدایت کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں

اضافی مواد

Reference Material

اسلام میں حیا کا تصور و اہمیت

- حیا کے لغوی معنی - وقار، سنجیدگی، متانت اور تروتازگی کے ہیں۔ یہ بے شرمی، فحاشی اور بے حیائی کی ضد ہے
- اسلام کی اصطلاح میں "حیا سے مراد وہ شرم ہے جو کسی منکر (برے) کام کی جانب مائل ہونے والا انسان خود اپنی فطرت کے سامنے اور خدا کے سامنے محسوس کرتا ہے" (سید ابولاعلیٰ مودودی)
- لفظ حیا عربی میں حمزہ (ء) کے ساتھ لکھا جاتا ہے (جیسے حیاء) اور اردو میں بغیر حمزہ کے (حیا)
- حیاء کا مادہ ح ي ي (جو حیات کا مادہ بھی ہے)، لفظ حیاء حَيِيَ کا مصدر ہے
- حَيِيَ يَحْيَا ، حياءً شرمندہ ہونا، عار محسوس کرنا
- شرم (Shyness)- اپنے آپ کو نہ کھولنے (express نہ کرنے) کا جذبہ ، یہ ایک طبعی اور فطری وصف ہے جو ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے حتیٰ کہ شرم بعض جانوروں اور پودوں میں بھی ہوتی ہے
- حیا - شرم کا فطری وصف نورِ ایمانی سے منور ہو تو حیا پیدا ہوتی ہے، شرم جو فطرت ہے، نورِ ایمانی جو ہدایت ہے ان دونوں کے تعلق سے پیدا ہونے والے جوہر کا نام حیا ہے
- شرم و حیا کی اصطلاح –شرم فارسی زبان کا لفظ ہے اور حیا عربی کا، دونوں کے معانی قریب ہیں، یہ اصطلاح اردو اور فارسی کی ایک عامی اصطلاح ہے جو روزمرہ کی بول چال میں مستعمل ہے
- مجموعی طور پر شرم وحیا اس صفت کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے،

اسلام میں حیا کا تصور و اہمیت

○ حیا کی دو قسمیں - حیا کی ایک قسم نفسانی حیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کیسی درجے میں تمام نفوس میں پیدا فرمائی، جیسا کہ لوگوں کے سامنے شرمگاہ کھولنا وغیرہ

دوسری قسم ایمانی حیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کے خوف کی بنا پر گناہوں کے ارتکاب سے رک جائے

اس کی وضاحت اس حدیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے جو عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ سے حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے، صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا : حیا کا حق یہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے، اللہ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر (دماغ) میں موجود تمام افکار کی حفاظت کرو اور تم پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرو اور موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو یاد کرو اور جسے آخرت کی چاہت ہو تو وہ دنیا کی زنیت ترک کر دے پس جس نے اس طرح کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے (ترمذی)

یہاں افکار کی حفاظت کا مطلب انسان کا اپنی سوچ کو پاکیزہ رکھنا اور بطن و باطن کی حفاظت کا مطلب لقمہٗ حلال کھانا اور شہوت پرستی سے اجتناب کرنا ہے

○ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بدنما بنا دیتی ہے۔ مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ " (سنن الترمذي) - شرم و حیا صرف جنسی معاملات تک محدود نہیں بلکہ انسانی زندگی کے سارے اعمال چال ڈھال، گفتگو، رہن سہن، لباس، دوسروں کے ساتھ معاملات وغیرہ میں کسی نہ کسی طرح کام کر رہی ہوتی ہے

اسلام میں حیا کا تصور و اہمیت

- حیا ایک فطری صفت اور چونکہ اسلام ایک دین فطرت ہے لہٰذا اسلام میں حیا کا اعلیٰ مقام ہونا بالکل فطری امر
- حیا اور ایمان (لازم و ملزوم کر دیئے گئے ہیں)

← آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا " الحَیاءُ مِنَ الإیمانِ ، حیا ایمان میں سے یعنی اس کا جز ہے " (رواہ مسلم)

← نبی کریم ﷺ نے فرمایا " الإیمانُ بضْعٌ وسَبْعُونَ شُعْبَةً، والْحَیاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإیمانِ ، ایمان کے ستر شاخیں ہیں اور حیا ان میں سے ایک ہے" (رواہ مسلم) یعنی جس شخص میں ایمان ہو اس میں حیا بھی ہو

← آپ ﷺ نے فرمایا: "حیا اور ایمان جڑواں ہیں اگر ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے إنَّ الحیاءَ و الإیمانَ قُرِنا جَمیعًا ، فإذا رُفِعَ أحدُهُما رُفِعَ الآخَرُ" (بیہقی و حاکم)۔ یعنی جس میں حیا نہ رہے اس میں ایمان بھی نہیں رہتا۔

← حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیاء ایمان کا ایک ٹکڑا ہے اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔ الحیاءُ مِنَ الإیمانِ ، والإیمانُ في الجنَّةِ ، والبَذاءُ مِنَ الجفاءِ ، والجفاءُ في النّارِ - (صحیح الترمذی، باب البر والصلہ)

← حیا دین اسلام کا امتیاز - آپ ﷺ نے فرمایا "ہر دین کی ایک امتیازی علامت ہوتی ہے اور اسلام کا امتیاز حیا ہے" (إنَّ لِكُلِّ دینٍ خُلُقًا، وإنَّ خُلُقَ الإسلامِ الحیاءُ – صحیح ابن ماجه) جس کے اندر حیا کا مادہ جس قدر زیادہ ہوگا اس کا اسلام اتنا ہی زیادہ کامل ہوگا اور جس کے اندر حیا کی جس قدر کمی ہوگی اس کا اسلام اتنا ہی کمزور ہوگا

اسلام میں حیا کا تصور و اہمیت

- حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کلام میں حیاء اور تامل ایمان کی دو شاخیں ہیں اور بیہودہ گوئی اور بہت کلام نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ الحياءُ و العَيُّ شُعبتانُ من الإيمانِ ، و البَذاءةُ و البَيانُ شُعبتانِ من النِّفاقِ (جامع ترمذی ، باب البر والصلة)
- حیا خیر ہی خیر ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ حیا تو خیر ہی خیر ہے" (صحيح مسلم) اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ " حیا جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے بد نما بنا دیتی ہے"

عن عِمْرَانَ بْن حُصَيْنٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: "الْحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِخَيْرٍ " حیا صرف خیر اور بھلائی ہی لاتا ہے (صحيح مسلم و البخاری) گویا انسان جس قدر باحیاء ہوگا اتنا ہی اس میں خیر بڑھتا جائے گا، خیر و صلاح کے تمام محاسن کی اصل حیا ہے، یہ حیا کی صفت ہی ہے جو انسان کو خیر و صلاح پر ابھارتی ہے اور برائیوں سے روکتی ہے

- اللہ تعالیٰ حیا والا ہے اور حیا کو پسند فرماتا ہے ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ — بے شک اللہ عزوجل بہت بردبار، حیادار اور پردے والا ہے۔ حیا اور پردے کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردے میں کرے (سنن نسائی)

اسلام میں حیا کا تصور واہمیت

- حیا کی ضد فُحش ہے اور اسی سے فحاشی کا لفظ، جس کا مطلب بے شرمی، بے حیائی، بدکاری اور انتہائی قبیح کام۔ اللہ نے ارشاد فرمایا إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ (النور: ۱۹) جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں
- قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الأعراف:۳۳) اے پیغمبر ! کہہ دیجیئے بے شک اللہ تعالیٰ نے برائی کے سارے کاموں کو جو کھلے ہوں یا چھپے منع فرمایا ہے
- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا : قیامت کے دن مومن کی میزان میں جو چیز سب سے زیادہ بھاری ہوگی وہ حسن اخلاق ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ بدکار بے حیا کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)
- شرم وحیا کا نہ ہونا فحش اور برائیوں کا راستہ کھول دیتا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے انبیاء کرام علیہ السلام کے کلام میں جو بات موجود تھی وہ یہ ہے: "إذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْت (صحیح بخاری) جب تم میں شرم وحیا ختم ہو جائے تو پھر کر جو تیرا جی چاہے"
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " وَاللهِ إِنِّي لَأَغارُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي؛ ومن غَيْرَته نَهى عَنِ الفواحِشِ. اللہ کی قسم بے شک میں غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہے۔ اور اللہ کی غیرت کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس نے فحش کاموں (بے شرمی وبے حیائی اور بدکاری) سے منع فرمایا ہے" (مسند احمد)

اسلام میں حیا کا تصور و اہمیت

- حیا اور دین کا علم - انسان زندگی اور روز مرہ کے مسائل یا پھر وہ امور جنہیں عام طور پر اس لیے موضوع بحث اس لیے نہیں بنایا جاتا کہ وہ حیا کے خلاف ہیں ، ان دینی امور کو سیکھنے اور اپنے مسائل کا حل پوچھنے کسی اہل علم کے پاس ان سے متعلق سوال کرنا حیا کے منافی نہیں ، دین کو جاننے اور دین پر عمل کرنے کے معاملے میں شرم و حیا مانع نہیں ہونی چاہیے، ایسی باتوں کو مہذب طریقے سے مناسب الفاظ میں پوچھا جاسکتا ہے
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " انصار مدینہ کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں کیونکہ ان کی "حیا" دین کی گہری سمجھ حاصل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی " (صحیح مسلم)

یعنی دین کا جب کوئی مسئلہ یا بات آتی ہے تو وہ ہر طرح کا سوال کر لیتی ہیں کیونکہ دین ہماری صرف ظاہری زندگی سے متعلق نہیں، ہماری چھپی ہوئی زندگی کے متعلق بھی ہے، ان معاملات میں بھی ہمیں صحیح معلومات ہونی چاہئیں ورنہ ہم دین کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے۔

- دین اسلام حق بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں کرتا۔ آپ ﷺ کے پاس عورتیں مسائل لے کر آتیں اور سوال کرتیں تھیں تو آپ ﷺ ان کے سوالات کے جواب دیتے تھے۔ پوری امت پر رسول اللہ ﷺ کا احسان ہے کہ آپ ﷺ نے ذاتی زندگی سے متعلق وہ باتیں بھی کھول کھول کر بیان فرمائیں جنہیں عام طور پر لوگ شرم و حیاء کے سہارے بیان نہیں کرتے

اسلام میں حیا کا تصور واہمیت

- بے حیائی شیطان کا ہتھیار ہے جس کے ذریعہ وہ خدا کے بندوں کو برائی کا لالچ دیتا ہے اور وہ بندے جن کا ایمان کمزور ہوتا ہے بآسانی شیطان کے مکر وفریب کا شکار ہو کر جہنم کے راستے پر قدم رکھ دیتے ہیں
- حیا کا وصف برائیوں کے راستے پر چلنے میں ایک آڑ ہے اور جب یہ زمین بوس ہو جاتی ہے تو پھر برائی کے راستے پر چلنا آسان ہو جاتا ہے (إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْت)
- إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ .... اور (اللہ) فواحش و منکرات اور بغاوت وسرکشی سے منع کرتا ہے (النحل- ٩٠)
- شیطان نے انسانوں میں حیا کے فطری وصف کو دبانے اور ختم کرنے کے لیے سینکڑوں اور ہزاروں خوشنما خرافات ایجاد کر رکھی ہیں اور ان کا چلن ہر انسانی معاشرے میں عام کرنے کی ہر دم جدوجہد میں مصروف ہے:

← معاشروں میں مرد وزن کا آزادانہ اور بے باکانہ اختلاط، فیشن کے نام پر عریانیت اور بے پردگی، ویلنٹائن ڈے کلچر، ہم جنس پرستی اور اس کا بڑھتا ہوا طوفان، جنسیات پہ مشتمل لٹریچر، فحش فلموں اور ویڈیوز کا انتہائی افزوں رجحان، کسی چیک اور کنٹرول کے بغیر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فورمز، آرٹ اور کلچر کے نام پر مخزنِ اخلاق فلمیں، ڈرامے اور ٹی وی پروگرام، سال نو کی تقریبات (New year nights) .... یہ سب فحاشی اور بے حیائی کو فروغ دینے کے لئے شیطان کے اہم اور کارگر ہتھیار ہیں

منکرات سے بچنے اور اچھے اخلاق کی دعائیں

- اللَّهمَّ إِنِّي أَعوذُ بِكَ مِن منْكَرَاتِ الأَخلاقِ، والأعْمَالِ والأَهْواءِ - اے اللہ ! میں تجھ سے بری عادتوں، برے کاموں اور بری خواہشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔(رواهُ مُسْلِمٌ، الترمذي، احمد)
- اَللَّهُمَّ إِنِي أَسْأَلُكَ الهُدَى، وَالتُّقَى، وَالعفَافَ، والغنَى - اے اللہ ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور دل کی مالداری چاہتا ہوں۔(رواهُ الترمذي)
- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَ ذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَ هَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى - اے اللہ ! میرے دل کے وساوس کو اپنے خوف اور اپنے ذکر سے بدل دے، اور میری فکروں اور خواہش کو اپنی چاہت اور پسند کے کاموں میں لگادے۔(مسند الفردوس للديلمى)
- اللَّهمَّ اهدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ -اے اللہ تو اخلاق حسنہ کی طرف میری رہنمائی فرما، صرف تو اچھے اخلاق کیطرف رہنمائی کر سکتا ہے اور مجھے برائیوں سے محفوظ فرما، صرف تو ہی برائیوں سے بچا سکتا ہے ۔(النسائي)
- اللَّهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي ۔ اے اللہ جس طرح تو نے میری اچھی تخلیق فرمائی اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے (رواہ ابن احمد)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اے اللہ ! میں تجھ سے صحت کا سوال کرتا ہوں، پاک دامنی، امانت، حسنِ اخلاق اور تقدیر پہ راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں (ادب المفرد، طبرانی)